میں بمقام وینس یہ کتاب پانچویں مرتبہ طبع ہوئی ۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب طبی معلومات کی قاموس ہے ۔ اس میں ان تمام معلومات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے جو اس زمانہ تک یونان ، ایران اور ہندوستان کے طبی ادب سے عربوں نے حاصل کی تھیں ۔ مزید برآں رازی نے اپنی تازہ بہ تازہ طبی تحقیقات بھی اس میں شامل کیں ۔ حکیم الرازی کی طبی تصانیف ایسے زمانہ میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئیں جب طباعت و اشاعت کا نظام اپنے عہد طفولیت میں تھا ۔ حکیم الرازی کی تصانیف لاطینی مغرب کے دماغوں پر صدیوں تک نمایاں طور پر اثر انداز رہیں ۔ ڈاکٹر کارل سوڈوف کی رائے میں رازی ہر دور کا عظیم ترین طبیب ہے ۔ اور فرینڈ کہتا ہے اس نے خون کے خمیر میں چیچک کا سبب دریافت کیا " ۔

عرب کی تاریخ طب میں حکیم الرازی کے بعد دوسری ممتاز شخصیت حکیم بو علی سینا (AVICENNA) کی ہے ۔ حکیم بو علی سینا کی مشہور زمانہ بلند پایہ قاموسی کتاب القانون فی الطب ہے ۔ جس کا یورپی زبانوں میں CANON کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے ۔ طب کی تاریخ میں اس کتاب کو ایک بلند مقام حاصل ہے ۔ یورپ کی طبی درس گاھوں میں اس کو درسی کتاب کے طور پر پڑھایا جاتا تھا ۔ پندرھویں صدی کے آخری تیس سالوں میں اس کتاب کا ایک عبرانی اور سندرہ لاطینی ایڈیشن شائع ہوئے ۔ حکیم بو علی سینا نے اپنی تصنیف القانون کے ایک باب بعنوان " من العقاقیر و الادویہ" میں کم و بیش ٧٦٠ دواؤں کے نام اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے ۔ بارھویں صدی سے لیکر سترھویں صدی تک مغربی دنیا میں اس کتاب کو ایک کامل رھبر حیثیت حاصل رہی ہے ۔ اور آج بھی یورپی دنیا میں اس سے استفادہ کا عمل جاری ہے ۔ ڈاکٹر ولیم آسلر(OSLER DR. WILLIAM) نے اپنی مشہور کتاب FO MEDICAL SCIENCE EVOLUTION میں حکیم بو علی سینا کی کتاب القانون کے متعلق لکھا ہے کہ " ابن سینا کا رسالہ القانون اتنی طویل مدت تک طبی انجیل کی طرح پڑھا جاتا رہا کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی " ۔

چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں یورپ طاعون پھیلنے کے باعث تباہ ہو رہا تھا ۔ عیسائی اس آفت کے سامنے قضائے الٰہی کے عقیدے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے ۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ چونکہ یہ بلا اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس لئے اسے کسی طریقے سے بھی روکا نہیں جا سکتا ۔ توھمات کی اس تاریکی میں غرناطہ کے مشہور طبیب ابن

الخطیب نے تحقیق کی قندیلیں روشن کیں ۔ انہوں نے متعدی امراض کے متعلق ایک رسالہ لکھا جس میں سائنٹفک تحقیقات کی روشنی میں یہ بات ثابت کی کہ ،

"جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم تعدیہ کے امکان کو نہیں مانتے کیونکہ یہ احکام الہی کے خلاف ہے۔ ان لوگوں کو ہمارا جواب یہ ہے کہ تعدیہ کا وجود تجربات ، تحقیقات ، فہم و ادراک کی شہادت اور قابل اعتماد بیانات سے ثابت ہے۔ یہ تمام حقائق زبردست دلیلیں تعدیہ کی صداقت پر تحقیق کرنے والے پر پوری طرح ثابت ہو سکتی ہیں جب وہ دیکھتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو کسی متعدی مرض میں مبتلا مریض کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اور رہتا ہے آخر کار اس مرض میں خود بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص جو متعدی مرض میں مبتلا مریض سے دور رہتا ہے اس مرض سے بالکل محفوظ رہتا ہے۔ تحقیق کرنے والا یہ بھی معلوم کر سکتا ہے کہ متعدی مرض کے جراثیم مریض کے کپڑوں ، اس کے کھانے پینے کے برتنوں ، حدیہ کہ کان کے بندوں کے ذریعہ بھی دوسرے آدمیوں میں منتقل ہو جاتے ہیں "۔

PHILIP K. HITTI --"THE ARABS" PAGE 141

ابن میمون ایک مشہور طبیب گذار ہے۔ اس نے ختنہ کے طریقے کی اصلاح کی۔ بواسیر جیسے موذی مرض پر تحقیق کی اور "قبض" کو اس کی علت قرار دیا ۔ اس کے لئے ایسی ہلکی پھلکی غذا تجویز کی جس میں بیشتر ترکاریاں ہیں ۔ طب پر اس کی مشہور ترین تصنیف "الفصول فی الطب" ہے۔

الزہرا اندلس کا ایک قصبہ تھا ۔ جو قرطبہ سے پانچ میل کے فاصلے پر تھا ۔ یہ قصبہ اب مٹ چکا ہے لیکن اسی خاک سے جس نامور شخصیت کو جنم دیا وہ آج تک زندہ ہے۔ اس بطل جلیل کا نام شیخ ابو القاسم بن عباس زہراوی تھا ۔ جو ایک عظیم سرجن کی حیثیت سے مشہور ہوا ۔ جسے دنیائے طب فن جراحت کے امام کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ الزہراوی نے ایک "التصریف" لکھی ۔ اس کتاب کی شہرت کے سبب کتاب کا نام خود مصنف کے نام پر پڑ گیا ۔ اور اب طب کی دنیا میں یہ کتاب زہراوی کے نام سے معروف ہے۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ مصنف کے تبحر علمی کا آئینہ دار ہے اور دوسرا حصہ عملی تجربات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا دوسرا حصہ تین ابواب پر مشتمل ہے ۔